يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ

Tafsir Ibn Kathir تفسیر ابن کثیر

Alama Imad ud Din Ibn Kathir (علامہ عماد الدین ابن کثیر)

(مترجم مولانا محمد صاحب جونا گڑھی)

Urdu Translation اردو ترجمہ

سورۃ الطارق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ (1)

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ (2)

تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ (3)

وہ روشن ستارہ ہے

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (4)

کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5)

انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ (6)

وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ (7)

جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ (8)

بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (9)

جس دن پوشیدہ باتوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔

فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ (10)

تو نہ ہوگا اس کے پاس کچھ زور نہ مددگار۔

تخلیق انسان

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ (1)

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ (2)

تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور ان کے روشن ستاروں کی قسم کھاتا ہے

طارق کی تفسیر چمکتے ستارے سے کی ہے وجہ یہ ہے کہ دن کو چھپے رہتے ہیں اور رات کو ظاہر ہو جاتے ہیں ایک صحیح حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی اپنے گھر رات کے وقت بے خبر آجائے

یہاں بھی لفظ طروق ہے، آپ کی ایک دعا میں بھی طارق کا لفظ آیا ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ (3)

وہ روشن ستارہ ہے

ثاقب کہتے ہیں چمکیلے اور روشنی والے کو جو شیطان پر گرتا ہے اور اسے جلا دیتا ہے

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (4)

کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو

ہر شخص پر اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہے جو اسے آفات سے بچاتا ہے جیسے اور جگہ ہے:

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

(13:11)

آگے پیچھے سے باری باری آنے والے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے بندے کی حفاظت کرتے ہیں

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5)

انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

انسان کی ضعیفی کا بیان ہو رہا ہے کہ دیکھو تو اس کی اصل کیا ہے اور گویا اس میں نہایت باریکی کے ساتھ قیامت کا یقین دلایا گیا ہے کہ جو ابتدائی پیدائش پر قادر ہے وہ لوٹانے پر قادر کیوں نہ ہو گا جیسے فرمایا

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ

(30:27)

جس نے پہلے پیدا کیا وہی دوبارہ لوٹائے گا اور یہ اس پر بہت ہی آسان ہے

خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ (6)

وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ (7)

جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

انسان اچھلنے والے پانی یعنی عورت مرد کی منی سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کی چھاتی سے نکلتی ہے عورت کا یہ پانی زرد رنگ کا اور پتلا ہوتا ہے اور دونوں سے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے

ترییہ کہتے ہیں

- ہار کی جگہ کو
- کندھوں سے لے کر سینے تک کو بھی کہا گیا ہے
- اور نرخرے سے نیچے کو بھی کہا گیا ہے
- اور چھاتیوں سے اوپر کے حصہ کو بھی کہا گیا ہے
- اور نیچے کی طرف چار پسلیوں کو بھی کہا گیا ہے
- اور دونوں چھاتیوں اور دونوں پیروں اور دونوں آنکھوں کے درمیان کو بھی کہا گیا ہے
- دل کے نچوڑ کو بھی کہا گیا ہے
- سینہ اور پیٹھ کے درمیان کو بھی کہا جاتا ہے

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ (8)

بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے

وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے یعنی نکلے ہوئے پانی کو اس کی جگہ واپس پہنچا دینے پر

اور یہ مطلب کہ اسے دوبارہ پیدا کر کے آخرت کی طرف لوٹانے پر بھی

پچھلا قول ہی اچھا ہے اور یہ دلیل کئی مرتبہ بیان ہو چکی ہے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (9)

جس دن پوشیدہ باتوں کی جانچ پڑتال ہو گی۔

پھر فرمایا کہ قیامت کے دن پوشیدگیاں کھل جائیں گی راز ظاہر ہو جائیں گے بھید آشکار ہو جائیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ہر غدار کی رانوں کے درمیان اس کے غدار کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا اور اعلان ہو جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی غداری ہے

فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ (10)

تو نہ ہو گا اس کے پاس کچھ زور نہ مدد گار۔

اس دن نہ تو خود انسان کو کوئی قوت حاصل ہو گی نہ اس کا مدد گار کوئی اور کھڑا ہو گا

یعنی نہ تو خود اپنے آپ کو عذابوں سے بچا سکے گا نہ کوئی اور ہو گا جو اسے اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

****

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (11)

بارش والے آسمان کی قسم

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (12)

اور پھٹنے والی زمین کی قسم

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (13)

بیشک یہ (قرآن) البتہ دو ٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (14)

یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ) بات نہیں

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا (15)

البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں

وَأَكِيدُ كَيْدًا (16)

اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (17)

تو کافروں کو مہلت دے انہیں تھوڑے دن چھوڑ دے۔

****

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (11)

بارش والے آسمان کی قسم

الرَّجْعِ کے معنی مروی ہیں

- بارش کے،
- بارش والے بادل کے،
- برسنے کے،
- ہر سال بندوں کی روزی لوٹانے کے جس کے بغیر انسان اور ان کے جانور ہلاک ہو جائیں
- سورج چاند اور ستاروں کے ادھر ادھر لوٹنے کے

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (12)

اور پھٹنے والی زمین کی قسم

زمین پھٹتی ہے تو دانے گھاس اور چارہ نکلتا ہے

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (13)

بیشک یہ (قرآن) البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (14)

یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ) بات نہیں

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا (15)

البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں

وَأَكِيدُ كَيْدًا (16)

اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (17)

توکافروں کو مہلت دے انہیں تھوڑے دن چھوڑ دے۔

یہ قرآن حق ہے عدل کا مظہر ہے یہ کوئی عذر قصہ باتیں نہیں کافر اسے جھٹلاتے ہیں اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں طرح طرح کے مکر و فریب سے لوگوں کو قرآن کے خلاف اکساتے ہیں اے نبی تو انہیں ذرا سی ڈھیل دے پھر عنقریب دیکھ لے گا کہ کیسے کیسے بدترین عذابوں میں پکڑے جاتے ہیں جیسے اور جگہ ہے

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ

(31:24)

ہم انہیں کچھ یونہی سافائدہ دیں گے پھر نہایت سخت عذاب کی طرف انہیں بے بس کر دیں گے۔

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com